از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 18 فروری 1965

امیر یڈی راجگو پال راؤ و دیگراں

بنامِ

امیر یڈی سیتا راماما و دیگراں

[کے سبّا راؤ، رگھو بر دیال، جے آر مدھولکر، آر ایس بچاوت اور وی راما سوامی، جسٹسز]

ہندو قانون- شادی شدہ برہمن عورت شدرہ مرد کی حرم بن کر بچے پیدا کرتی ہے-ان کے دیکھ بھال کے حقوق- کیا ایسے حقوق ہندو ایڈاپشن اینڈ مینٹینس ایکٹ، 1956 سے متاثر ہوں۔

پہلا مدعا علیہ S، ایک برہمن عورت جس کی شادی R سے ہوئی تھی، اپنے شوہر کی زندگی کے دوران L کی مستقل طور پر رکھی ہوئی حرم بن گئی، جو ذات کے لحاظ سے ایک شدر ہے۔ دیگر تین مدعا علیہان S اینڈ L کے بیٹے تھے۔ L کی موت کے بعد، ایل کے بھائی اور ان کے بیٹوں (یہاں اپیل کنندگان) کے خلاف مدعا علیہان کی طرف سے دائر مقدمے میں، سب جج نے 20 ستمبر 1954 کے ایک ڈگری کے ذریعے، L کی اسٹیٹ سے باہر اپنی زندگی کے دوران مدعا علیہان کو معاوضہ دیا اور ہائی کورٹ کی اپیل پر اس فیصلہ کو برقرار رکھا گیا۔ ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران، ہندو ایڈاپشن اینڈ مینٹینس ایکٹ، سال 1956 نافذ ہوا اور اس کے سامنے ایک دلیل اٹھائے جانے پر، ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ نئے ایکٹ کی متعلقہ دفعات کا ماضی سے اثر نہیں ہے تا کہ ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے ہندو قانون کے تحت مدعا علیہان کو دستیاب دیکھ بھال کے حقوق پر منفی اثر پڑے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سپریم کورٹ کے سامنے اپیل میں، اپیل کنندگان (1) کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ مدعا علیہان 1956 کے ایکٹ سے پہلے ہندو قانون کے تحت L کی جائیداد سے کسی بھی دیکھ بھال کا

L کے داسی پتر اس نہیں تھے۔(b) پہلے مدعا علیہان کا شوہر زندہ ہونے کی وجہ سے، L کے ساتھ اس کا تعلق بدکاری تھا اور اس لیے وہ اورودھاستری کے طور پر دیکھ بھال کا حقدار نہیں ہوسکتی تھی اور (c) پہلا مدعا علیہان برہمن بدکاری اور L شدر ہونے کی وجہ سے تعلق پرتیلوما اور غیر قانونی تھا۔(2) کہ کسی بھی صورت میں، 1956 کے ایکٹ کی دفعہ 4 کی وجہ سے، اس ایکٹ سے پہلے کا ہندو قانون ان معاملات کے حوالے سے اثر انداز نہیں ہوا جس کے لیے ایکٹ میں التزام کیا گیا تھا اور دیکھ بھال وغیرہ کا التزام درحقیقت ایکٹ کی دفعہ 21 اور 22 میں کیا گیا تھا۔

حکم ہوا کہ: (1) جواب دہندگان ہندو قانون کے تحت اپیل کی جائیداد سے باہر اپنی زندگی کے دوران دیکھ بھال کے حقدار تھے جیسا کہ یہ 1956 کے ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے تھا۔[127 D]

(a) یہ اچھی طرح سے تسلیم کیا گیا تھا کہ متکشارا کے واضح متون سے آزادانہ طور پر، جس کے تحت شدر راز کے معاملے میں داسی پتر وراثت کے حصے کا حقدار تھا، شدر کا ناجائز بیٹا اپنے والد کی جائیداد سے دیکھ بھال کا حقدار تھا حالانکہ اس کی ماں سخت معنوں میں داسی نہیں تھی اور اگرچہ وہ ایک غیر معمولی یا ناجائز تعلقات کا نتیجہ تھا۔[125 C]

متاکشرا باب اول، دفعہ 12 جلد 1، 2 اور 3 کا حوالہ دیا گیا ہے؛ مقدمے کے قانون کا جائزہ لیا گیا۔

(b) میتاکشرا قانون کے تحت، ایک شادی شدہ عورت جس نے اپنے شوہر کو چھوڑ دیا اور اپنے پریمی کے ساتھ اس کی مستقل طور پر رکھی ہوئی مالکن کے طور پر زندگی گزاری، وہ اپنے پریمی کے ساتھ وفادار رہ کر اورودھاستری کی حیثیت کا دعوی کرسکتی تھی، حالانکہ یہ تعلق بدکاری تھا، اور وہ پریمی کی جائیداد سے اس وقت تک دیکھ بھال کی حقدار تھی جب تک کہ وہ اس کے ساتھ جنسی وفاداری برقرار رکھے۔[125 H, 126 B]

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اکو پرہلاد بمقابلہ گنیش پرہلاد I.L.R۔[1945] بمبئی 216 تصدیق شدہ کیس قانون کا جائزہ لیا گیا۔

کا حقدار تھا۔[127 B]

مقدمہ قانون کا حوالہ دیا گیا۔(2) دفعہ 21 اور 22 ممکنہ لحاظ سے ہیں اور دفعہ 4 کے ساتھ پڑھے جانے والے ان حصوں نے جواب دہندگان کے دیکھ بھال کے حق کو تباہ یا متاثر نہیں کیا جو L کی موت پر اور 1956 کے ایکٹ کے آغاز سے پہلے ان کے پاس تھا۔[129 A] ; [128 F]

ایس کا مشورما بمقابلہ سبرامنیم A.I.R 1959 آندھرا پردیش 269؛ ممتاز شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 434، سال 1963۔

اپیل دعوای نمبری 709، سال 1954 میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 22 جولائی 1960 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے اے رنگا ندھم چیٹی، اے ویداولی اور اے وی رنگم۔

جواب دہندگان کے لیے ایم ایس کے شاستری اور ایم ایس نرسمہن۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بچاوت کے ذریعے دیا گیا

بچاوت، جسٹس۔ پہلا جواب دہندہ، سیتارامما، ایک برہمن خاتون ہے۔اس کی شادی ایک رام کرشنایا سے ہوئی تھی۔اپنے شوہر کی زندگی کے دوران وہ ایک لنگیا، ذات کے لحاظ سے ایک شدر کی حرم بن گئی۔1938 سے فروری 1948 میں لنگیا کی موت تک، وہ لنگیا کی مستقل طور پر رکھی ہوئی حرم تھی، اور اس کے ساتھ رہتی تھی۔اس عرصے کے دوران اور اس کے بعد، اس نے لنگیا کے ساتھ جنسی وفاداری برقرار رکھی۔دوسرے، تیسرے اور چوتھے جواب دہندگان لنگیا کے پہلے جواب دہندہ کے بیٹے ہیں۔پہلے جواب دہندہ کا شوہر اب بھی زندہ ہے۔اپیل کنندگان لنگیا کے بھائیوں اور بھائیوں کے بیٹے ہیں۔لنگیا جائیداد میں اپنے بھائیوں اور بھائیوں کے بیٹوں سے الگ تھا۔یہ جماعتیں چوراگوڈی، باپٹلا کی رہائشی ہیں، جواب آندھرا پردیش میں طور متاکشارا اسکول آف ہندو لاء کے زیر انتظام ہے۔شکایت میں، جیسا کہ اصل میں دائر کیا گیا تھا، جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ وہ خصوصی طور پر لنگیا کی چھوڑی ہوئی جائیداد کے حقدار ہیں۔ماتحت جج اور ہائی کورٹ نے پایا کہ چونکہ پہلا مدعا علیہ لنگیا کے ساتھ رہتے ہوئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

طور پر شادی شدہ بیوی نہیں تھی اور آپسی سے پیدا ہونے والے بچے اس کے جائز بیٹے نہیں تھے، اور نہ ہی وہ داسی پترا اور اس طرح اس کی جائیدادوں کے حقدار تھے۔ یہ مقدمہ اصل میں ماتحت جج نے خارج کر دیا تھا، لیکن اپیل پر، ہائی کورٹ نے مدعا علیہان کو دیکھ بھال کے فیصلے کے لیے مناسب بیان دے کر شکایت میں ترمیم کرنے کی اجازت دے دی، اور دیکھ بھال کے سوال پر مقدمے کو مقدمے کے لیے واپس کر دیا۔ ترمیم شدہ شکایت پر بعد کے مقدمے کی سماعت میں، ماتحت جج نے جواب دہندگان کے دیکھ بھال اور اس کے نتیجے میں ریلیف کے دعوے کا فیصلہ کیا اور انہیں لنگیا کی جائیداد سے باہران کی زندگی کے دوران دیکھ بھال کا حکم دیا۔ ماتحت جج نے 20 ستمبر 1954 کو اپنا حکم نامہ منظور کیا۔ ہائی کورٹ کے سامنے اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران، ہندو ایڈاپشن اینڈ مینٹیننس ایکٹ، سال 1956 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) نافذ ہوا۔ ہائی کورٹ کے سامنے اپیل میں اہم تنازعات یہ تھے کہ (1) کیا ایکٹ کی دفعات ماضی سے متعلق ہیں؛ اور (2) کیا ایک شادی شدہ عورت جس نے اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ اس کی مستقل طور پر رکھی ہوئی مالکن کے طور پر رہ رہی ہے، اسے اوردھاستری سمجھا جا سکتا ہے۔ ان سوالات کی اہمیت کے پیش نظر، اپیل کو ہائی کورٹ کے فل بینچ کے پاس بھیج دیا گیا۔ پہلے سوال پر، ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کی متعلقہ دفعات کا اطلاق صرف ایکٹ کے آغاز کے بعد مرنے والے ہندوؤں کی املاک پر ہوتا ہے، اور یہ کہ لنگیا کی موت کے وقت نافذ ہندو قانون کے تحت جواب دہندگان کا اپنی زندگی کے دوران دیکھ بھال کا حق ایکٹ سے متاثر نہیں ہوا تھا۔ دوسرے سوال پر، ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ پہلا مدعا علیہ لنگیا کی اواردھاستری تھی، اور وہ اپنی جائیداد سے دیکھ بھال کا حقدار تھا، حالانکہ اس کا شوہر زندہ تھا اور لنگیا کے ساتھ تعلق ناجائز تھا۔ دیکھ بھال سے متعلق ہائی کورٹ نے ماتحت جج کے حوالے سے اتفاق کیا ۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندگان کی جانب سے، یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہان ہندو قانون کے تحت لنگیا کی جائیداد سے کسی بھی دیکھ بھال کا دعویٰ کرنے کے حقدار نہیں ہیں جیسا کہ یہ ایکٹ کے آغاز سے

داسی پترا نہیں ہیں، اور اس نکتے کا اختتام ہائی کورٹ کے پچھلے فیصلے سے ہوتا ہے، جواب فریقین کے درمیان حتمی ہو گیا ہے۔ (b) پہلے شوہر کا شوہر زندہ تھا اور اب بھی ہے، اور لنگیا کے ساتھ پہلے مدعا علیہان کا تعلق لنگیا کے ساتھ اس کی قربت کی مدت کے دوران اور جب اس کے بچے پیدا ہوئے تھے؛ (c) پہلا مدعا علیہان برہمن ناجائز اور لنگیا شدر، ان کا تعلق پر تیلوما اور ناجائز تھا۔

اب، ہندو قانون کے تحت جیسا کہ یہ ایکٹ کے آغاز سے پہلے تھا، ایک داسی پتر یا ایک داسی کے بیٹے، یعنی باپ کی مسلسل اور خصوصی رکھ رکھاؤ میں ایک ہندو حرم کا دعوی متا کشرا، باب ا، دفعہ 12، جلد 1، 2 اور 3 کے واضح متن پر منحصر تھا۔ شدراز کے معاملے میں، داسی پتر وراثت کے حصے کا حقدار تھا، اور یہ حصہ اسے نہ صرف دیکھ بھال کے بدلے دیا گیا تھا بلکہ بیٹے کی حیثیت کے اعتراف میں دیا گیا تھا، دیکھیں گور نارائن داس و دیگرا بمقابلہ گرتہل داس و دیگراں (') ۔ لیکن شدر کا ناجائز بیٹا جو اس کی حرم کی طرف سے تھا وراثت کے حصے کا حقدار نہیں تھا اگر وہ کسی ناجائز رشتے کی اولاد تھا، دیکھیں دتی پریسی نائیڈو بمقابلہ دتی بنگارو نائیڈو (1)، یا اگر اس کے حمل کے وقت، تعلق بدکاری تھا، دیکھیں راھی و دیگراں بمقابلہ گووند والا دتیجا (1)، نارائن بھارتی بمقابلہ لیونگ بھارتی و دیگراں (2)، تکارم بمقابلہ ڈنکار (3)۔ ایسا ناجائز بیٹا اپنے والد کے خاندان کے رکن کی حیثیت کا دعوی نہیں کر سکتا تھا اور متا کشارا کے واضح متن کے تحت دسی پتر کے طور پر وراثت کا حصہ حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ اس وجہ سے، ہائی کورٹ کے پچھلے فیصلے میں صحیح طور پر کہا گیا تھا کہ دوسرے، تیسرے اور چوتھے جواب دہندگان لنگیا کے داسی پترا نہیں تھے، اور وراثت کا دعوی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن یہ نقطہ کہ آیا وہ لنگیا کی جائیداد سے باہر دیکھ بھال کے حقدار ہیں، پچھلے فیصلے سے یہ نتیجہ اخذ نہیں ہوتا ہے۔ یہ اچھی طرح سے تسلیم کیا جاتا ہے کہ میتا کشرا، باب 1، دفعہ 12، جلد 3 کے واضح متن سے آزادانہ طور پر، شدر کا ناجائز بیٹا اپنے والد کی جائیداد سے دیکھ بھال کا حقدار تھا، حالانکہ اس کی ماں سخت معنوں میں داسی نہیں تھی اور اگرچہ وہ ایک غیر معمولی یا بدکاری کا نتیجہ تھا۔ اس کے عنوان کی دیکھ بھال کے لیے یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ اپنے والد کے گھر میں پیدا ہوا ہو یا اس میں مخصوص حیثیت رکھنے والی حرم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

جائیداد سے دیکھ بھال کا حقدار تھا، حالانکہ اس کے حمل کے وقت اس کی ماں ایک شادی شدہ عورت تھی، اس کا شوہر زندہ تھا اور قیاس شدہ والد کے ساتھ اس کا تعلق بدکاری تھا، دیکھیں راھی بمقابلہ گووند (2)، ویرارموتھی ادین بمقابلہ سنگاراویلو (5)، سبرامنیا مدلی بمقابلہ والو (6)۔ میتا کشارا قانون کے اسکول کے مطابق، غیر قانونی بیٹا ایک شدر اپنی زندگی کے دوران اپنے والد کی جائیداد سے دیکھ بھال کا حقدار تھا۔ ہندو قانون کے تحت، جیسا کہ یہ ایکٹ کے آغاز سے پہلے تھا، اس لیے پہلے، دوسرے اور تیسرے جواب دہندگان لنگیا کی جائیداد سے اپنی زندگی کے دوران دیکھ بھال کے حقدار تھے۔

اور ادھ استری یا عورت کا دعوی جو اپنے پریمی کی جائیداد کے خلاف اپنی زندگی بھر کی دیکھ بھال کے لیے حرم میں رکھا گیا تھا، متا کشرا کے واضح متن، باب 2، دفعہ 1، جلدیں 27 اور 28 پر مبنی ہے جسے جلد 7 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ بائی ناگو بائی بمقابلہ بائی مونگیبھائی (7) میں، جہاں مرد اور عورت ہندو تھے اور پریمی میوکا کے قانون کے تحت حکومت کرتے تھے، لارڈ ڈارلنگ نے کہا:-

"بشرطیکہ لونڈی مستقل رہے، جب تک کہ پریمی کی موت نہ ہو، اور اس کے ساتھ جنسی وفاداری برقرار رہے، دیکھ بھال کا حق قائم ہو؛ حالانکہ لونڈی کو متوفی کے خاندانی گھر میں نہیں رکھا جائے گا۔"

متا کشارا کا قانون اس نکتے پر میوکا کے قانون سے متفق ہے۔ فوری صورت میں، پہلا مدعا علیہ تقریبا 10 سال تک اپنی موت تک لنگیا کو مسلسل اور خصوصی طور پر رکھے ہوئے ہونے کی وجہ سے، حرم کو مستقل قرار دیا گیا ہے۔ اس نے لنگیا کے ساتھ اس کی زندگی کے دوران جنسی وفاداری کا مشاہدہ کیا، اور اس کی موت کے بعد بھی اپنی لائق عفت کو برقرار رکھا ہے۔ اسکو پرہلاد بمقابلہ گنیش پرہلاد (1) میں، بمبئی ہائی کورٹ کی ایک فل بنچ نے فیصلہ دیا کہ ایک شادی شدہ عورت جس نے اپنے شوہر کو چھوڑ دیا اور اپنے پریمی کے ساتھ اس کی مستقل طور پر رکھی ہوئی مالکن کے طور پر رہ رہی تھی، وہ اپنے پریمی کے ساتھ وفادار رہ کر اور ردھ استری کا درجہ حاصل کر سکتی ہے، حالانکہ یہ تعلق ناجائز تھا، اور وہ پریمی کی جائیداد سے اس وقت تک دیکھ بھال کا حقدار تھا جب

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بھاگ چند بمقابلہ چندر بائی (2) کے فیصلے کو مسترد کر دیا اور کھیم کور بمقابلہ امیا شنکر (3)، اور بنگا ریڈی بمقابلہ لکشما وا (4) میں پہلے کے فیصلوں کی پیروی کی۔ اکھو پر ہلاد بمقابلہ گنیش پر ہلاد (1) کا فیصلہ مینی کے ہندو قانون اور استعمال، 11 ویں ایڈیشن، آرٹیکل 683، صفحہ 816 میں سخت تنقید کا موضوع رہا ہے۔ سری این چندر شیکھرا یر کے ذریعہ ترمیم شدہ اور (1946) 1 M.L.J میں ایک علمی مضمون میں، نوٹس آف انڈین کیسز، صفحہ 1 لیکن اس فوری معاملے میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے فل بینچ نے خود کو بمبئی کے فیصلے سے مکمل اتفاق پایا۔ ہماری رائے ہے کہ بمبئی کے فیصلے میں صحیح قانون نافذ کیا ہے۔

اوراد ھ استری، جیسا کہ وجنا نیشور سمجھتے ہیں، میں ایک سویرنی یا ناجائز شامل ہے جسے حرم میں رکھا جاتا ہے۔ ایک متوفی ہندو کے اثاثوں سے نمٹتے ہوئے جو تقسیم کا ذمہ دار نہیں ہے، متا کشارا، باب 1، دفعہ 4، جلد 22، وہ کہتا ہے، "سویرنی و دیگراں جو والد کی طرف سے اوارد ھ ہیں اگر چہ زیادہ بھی ہوان کو بیٹوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا" کولبروک نے اس حوالے کا ترجمہ کچھ یوں کیا ہے: "لیکن باپ کی طرف سے رکھی ہوئی عورتوں (بدکاروں و دیگراں) کو بیٹوں کی طرف سے شریک نہیں کرنا چاہیے، اگر چہ تعداد میں برابر ہوں۔" ویا واہارا ادھیایا میں ییجنا ولکیا کی آیت 290 پر اپنی تفسیر میں، باب 24 استری سنگراہنا پر، وجنا نیشورا نے منو کا حوالہ دیتے ہوئے، سویرینی کی وضاحت ایک ایسی عورت کے طور پر کی ہے جو اپنے شوہر کو چھوڑ دیتی ہے اور اس کی محبت میں اپنے ہی ورنا کے دوسرے مرد کے پاس جاتی ہے۔ اس طرح، ایک سویرینی اور دوسری زانیہ عورت جو رکھ رکھاؤ میں رکھی گئی ہے وہ اوارد ھ استری کی حیثیت کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ یہ تعلق بلا شبہ غیر اخلاقی تھا، لیکن لونڈی خود غیر اخلاقی ہے۔ پھر بھی اسے قانون کے ذریعہ اس کے اور اس کے ناجائز بیٹوں کے ذریعہ کفالت کا دعویٰ قائم کرنے کے مقصد سے تسلیم کیا گیا تھا۔ پریمی کو زنا کے جرم کے لیے سزا دی جا سکتی ہے، لیکن لونڈی اس جرم کی حوصلہ افزائی کے طور پر قابل سزا نہیں ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایک لونڈی کو اس حقیقت کی وجہ سے دیکھ بھال کا دعوی کرنے سے نااہل نہیں کیا گیا تھا کہ وہ برہمن تھی۔ ہر گووند کواری بمقابلہ دھرم سنگھ (1) میں ایک لونڈی کا دعویٰ جو برہمن ذات کی معزز

مصنفین اور تبصرہ نگاروں نے پرتیلوما کے تعلق کی مذمت کی ہے، اور ہندو میرج ویلیڈیٹی ایکٹ، 1949 (ایکٹ XXI، سال 1949) سے پہلے بائی کاشی بمقابلہ جمنا داس (2) اور رام چندر ڈوڈپا بمقابلہ ہنامنائک ڈوڈنائک (3) میں سودرا مرد اور برہمن عورت کے درمیان پرتیلوما کی شادیوں کو ناجائز قرار دیا گیا تھا۔ لیکن ان معاملات میں بھی یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ایک برہمن لونڈی شدرا کو خصوصی اور مسلسل رکھنے میں اس کی موت تک کفالت کا دعویٰ کرنے کا حقدار تھا۔ ہم اس سوال پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے کہ کیا پرتیلوما کی شادی پرانے ہندو قانون کے تحت جائز تھی، لیکن ہم مطمئن ہیں کہ کفالت کے لیے جواب دہندگان کے دعوے کو اس بنیاد پر شکست نہیں دی جا سکتی کہ پہلا جواب دینے والا برہمن تھا اور اس کا پریمی شدرا تھا۔

ہم مطمئن ہیں کہ جواب دہندگان کو ہندو قانون کے تحت لنگایا کی جائیداد سے باہر ان کی زندگی کے دوران دیکھ بھال کا حق حاصل تھا جیسا کہ یہ 1948 میں تھا، جب لنگایا کی موت ہوئی، دسمبر 1949 میں، جب مقدمہ قائم کیا گیا تھا اور 1954 میں، جب مقدمہ قائم کیا گیا تھا۔ ماتحت جج کی طرف سے حکم دیا گیا تھا . سوال یہ ہے کہ کیا یہ حق ہندو گود لینے اور دیکھ بھال کے ایکٹ 1956 کے ذریعہ چھین لیا گیا ہے، جو ہائی کورٹ میں اپیل کے زیر التوا کے دوران نافذ ہوا تھا۔ اس ایکٹ کا مقصد ہندوؤں میں گود لینے اور ان کی دیکھ بھال سے متعلق قانون میں ترمیم اور ضابطہ بندی کرنا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 4 درج ذیل ہے:

" 4. محفوظ کریں جیسا کہ اس ایکٹ میں واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے،-

(Ç) ہندو قانون کا کوئی متن، قاعدہ یا تشریح یا اس ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے نافذ اس قانون کے حصے کے طور پر کوئی رواج یا استعمال کسی بھی معاملے کے سلسلے میں اثر انداز نہیں ہوگا جس کے لیے اس ایکٹ میں التزام کیا گیا ہے۔

(È) اس ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے نافذ کوئی دوسرا قانون ہندوؤں پر لاگو نہیں ہوگا جہاں تک کہ یہ اس ایکٹ میں موجود کسی بھی شق سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

دفعہ 21 میں "انحصار کرنے والوں" کی تعریف متوفی کے بعض رشتہ داروں کے معنی کے طور پر کی گئی ہے، اور ذیلی شق (viii) کے تحت، "اس کا یا اس کا نابالغ ناجائز بیٹا، جب تک کہ وہ نابالغ

افراد میں سے ایک نہیں ہے، اور ایک ناجائز بیٹا انحصار کرنے والا نہیں ہے جب وہ نابالغ ہونا چھوڑ دیتا ہے۔ دفعہ 22 اس طرح پڑھتی ہے:

"22.(1) ذیلی دفعہ (2) کی دفعات کے تابع، متوفی ہندو کے وارث متوفی کے انحصار کرنے والوں کو متوفی سے وراثت میں ملنے والی جائیداد سے باہر رکھنے کے پابند ہیں۔

(2) جہاں کسی انحصار کرنے والے نے اس ایکٹ کے آغاز کے بعد مرنے والے ہندو کی جائیداد میں عہد نامہ یا غیر قانونی جانشینی کے ذریعے کوئی حصہ حاصل نہیں کیا ہے، تو انحصار کرنے والا اس ایکٹ کی دفعات کے تابع، جائیداد لینے والوں سے دیکھ بھال کا حقدار ہوگا۔

(3) جائیداد لینے والے افراد میں سے ہر ایک کی ذمہ داری اس کے حصص یا جائیداد کے حصے کی قیمت کے تناسب سے ہوگی۔

(4) ذیلی دفعہ (2) یا ذیلی دفعہ (3) میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، کوئی بھی شخص جو خود انحصار کرنے والا ہو، دیکھ بھال (2) یا ذیلی دفعہ (3) میں حصہ ڈالنے کا ذمہ دار نہیں ہوگا، کوئی بھی شخص جو خود اس کی قیمت ہے، یا اگر حصہ ڈالنے کی ذمہ داری نافذ کی جاتی ہے، تو وہ اس ایکٹ کے تحت دیکھ بھال کے ذریعے اسے دی جانے والی رقم سے کم نہیں ہوگا۔

دفعہ 22 کی ذیلی دفعہ (1) متوفی ہندو کے وارثوں پر متوفی سے وراثت میں ملنے والی جائیداد میں سے دفعہ 21 میں بیان کردہ متوفی کے منحصر افراد کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری عائد کرتی ہے۔ لیکن یہ ذمہ داری ذیلی دفعہ (2) کی دفعات کے تابع ہے، جس کے تحت صرف ایک انحصار کرنے والا جس نے وصیت نامہ غیر قانونی جانشینی کے ذریعے حاصل نہیں کیا ہے، ایکٹ کے آغاز کے بعد مرنے والے ہندو کی جائیداد میں کوئی حصہ، ایکٹ کی دفعات کے تابع، دیکھ بھال کا حقدار ہے۔ اس طرح دفعہ 22 میں متوفی ہندو کی جائیداد سے باہر دفعہ 21 میں بیان کردہ انحصار کرنے والوں کی دیکھ بھال کے حوالے سے مخصوص التزام کیا گیا ہے، اور دفعہ 4 کے پیش نظر ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے نافذ ہندو قانون ان معاملات کے حوالے سے جن کے لیے اس طرح کا التزام کیا گیا ہے، ایکٹ کے آغاز کے بعد نافذ ہونا بند ہو جاتا ہے۔ ذیلی دفعہ 21 اور 22 کے مطابق ہیں جہاں ایکٹ کا مقصد ماضی سے متعلق ہونا ہے، وہ واضح طور پر ایسا کہتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شادی ایکٹ کے آغاز سے پہلے ہو یا بعد میں، اس کے شوہر کے ذریعے، دفعہ 19 ایک ہندو بیوی کی دیکھ بھال کے لیے فراہم کرتی ہے، چاہے اس کی شادی ایکٹ کے آغاز سے پہلے ہو یا بعد میں، اس کے سسر کے ذریعے، اس کے شوہر کی موت کے بعد، اور دفعہ 25 دیکھ بھال کی رقم میں تبدیلی کے لیے فراہم کرتی ہے چاہے وہ عدالت کے ڈگری کے ذریعے مقرر کی گئی ہو یا ایکٹ کے آغاز سے پہلے یا بعد میں معاہدے کے ذریعے۔ اب، ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے، ایکٹ کے آغاز سے پہلے مرنے والے ہندو کی جائیداد سے دیکھ بھال کے حقوق حاصل کیے گئے تھے، اور دیکھ بھال کی ادائیگی کی متعلقہ ذمہ داری اس کی موت کے وقت نافذ ہندو قانون کے تحت کی گئی تھی۔ یہ ایک اچھی طرح سے تسلیم شدہ قاعدہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو کسی قانون کی تشریح کی جانی چاہیے تاکہ ذاتی حقوق کا احترام کیا جا سکے۔ قانون پر کریز، چھٹا باب دیکھیں (1963)، صفحہ۔ 397 ہمارا خیال ہے کہ دفعہ 4 کے ساتھ پڑھے جانے والے ذیلی دفعہ 21 اور 22 کسی متوفی ہندو کی جائیداد سے اس کی موت کے وقت نافذ ہندو قانون کے تحت ایکٹ کے آغاز سے پہلے اس کی جائیداد سے باہر دیکھ بھال کے کسی بھی حق کو تباہ یا متاثر نہیں کرتے ہیں۔

لنگیا کی موت پر، اس کی حرم کے طور پر پہلا مدعا علیہ اور دوسرے، تیسرے اور چوتھے مدعا علیہان کو اس کے ناجائز بیٹوں کے طور پر لنگیا کی جائیداد سے باہر اپنی زندگی کے دوران دیکھ بھال کا حق حاصل تھا۔ یہ حق اور اپیل گزاروں کی دیکھ بھال کی ادائیگی کی متعلقہ ذمہ داری ایکٹ کی ذیلی دفعہ 21 اور 22 سے متاثر نہیں ہوتی ہے۔ جواب دہندگان کا اپنی زندگی کے دوران جاری دعوی لنگیا کی موت پر ان کے اصل حق سے باہر ہے اور ایکٹ کے آغاز کے بعد پیدا ہونے والے کسی بھی حق پر مبنی نہیں ہے۔

ایس کمیشورما بمقابلہ سبرامنیم (1) میں، مدعی کا خاوند سال 1916 میں مر گیا تھا، اور مدعی نے 1924 میں ایک سمجھوتہ کیا تھا جس میں اس کی دیکھ بھال کے لیے 5 لاکھ روپے مقرر کیے گئے تھے۔ 240 فی سال اور یہ فراہم کرنا کہ دیکھ بھال کی شرح میں اضافہ یا کمی نہیں کی جائے گی۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا اس معاہدے کے باوجود، مدعی ہندو ایڈاپشن اینڈ مینٹیننس ایکٹ،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

سمجھوتے کی مذکورہ مدت کے باوجود وہ دفعہ 25 کے تحت دیکھ بھال میں اضافے کا دعوی کرنے کی حقدار ہے۔ یہ نتیجہ دفعہ 25 کے سادہ الفاظ سے نکلتا ہے، جس کے تحت دیکھ بھال کی رقم، چاہے وہ ایکٹ کے آغاز سے پہلے یا بعد میں ڈگری یا معاہدے کے ذریعے مقرر کی گئی ہو، بعد میں تبدیل کی جاسکتی ہے۔ اس لیے فیصلہ واضح طور پر درست تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس معاملے میں وسیع مشاہدات ہیں کہ دیکھ بھال کا حق ایک بار بار آنے والا حق ہے اور ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد دیکھ بھال کی ذمہ داری دفعہ 22 کے ذریعے عائد کی گئی ہے، اور ان افراد کی بیواؤں کو خارج کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جن کی موت ایکٹ سے پہلے ہوئی تھی۔ سیکشن 22 کے عمل سے۔ وہ مشاہدات اس معاملے کے مقصد کے لیے ضروری نہیں تھے، کیونکہ اس معاملے میں بیوہ واضح طور پر ہندو قانون کے تحت 1916 میں مرنے والے اپنے متوفی شوہر کی جائیداد سے دیکھ بھال کا حقدار تھی، جیسا کہ اس وقت تھا، ایکٹ کی ذیلی دفعہ 21 اور 22 سے آزادانہ طور پر، اور ایکٹ کے آغاز سے قبل دیکھ بھال طے کرنے کے سمجھوتے کے باوجود، بیوہ دفعہ 25 کے پیش نظر دیکھ بھال کی رقم میں تبدیلی کا دعوی کرسکتی تھی۔ اس فیصلے کو اس تجویز کے لیے ایک اختیار کے طور پر نہیں مانا جاسکتا کہ ایکٹ کی ذیلی دفعہ 21 اور 22 ایکٹ کے آغاز سے پہلے سے موجود حقوق کو متاثر کرتی ہے۔ لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ جواب دہندگان کا اپنی زندگیوں کے لیے بنیادی کرایہ داری کا دعوی ایکٹ سے متاثر نہیں ہوتا ہے۔

ہمیں دیکھ بھال کی مقدار کے حوالے سے درج ذیل عدالتوں کے بیک وقت نتائج میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

نتیجے میں، اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کردیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document